Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے

یوم چہار شنبہ

۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۲ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۶ | ۳ فتح ۱۳۳۱ ھش | ۳ دسمبر سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۸۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب التزام سے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور جماعت کے سر پر حضور کا سایہ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

لاہور ۲ دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل سے ہلکا ٹمپریچر ہے نیز دل میں گھبراہٹ اور نقاہت کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ہمارا فرض ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کر کے اپنے آپکو دنیا کیلئے باعث رحمت ثابت کریں

اصلاح کا ذریعہ حکمت اور موعظت ہے، جبر و اکراہ کے لئے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں (غلام محمد)

کراچی ۲ دسمبر۔ گورنر جنرل پاکستان عزت مآب جناب غلام محمد نے کل "عید میلاد النبی" کی تقریب سعید کے موقعہ پر ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ آج اگر ہم اسلامی تعلیمات کی حقیقی روح کو اپنا لیں اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کریں تو ہم دنیا کیلئے باعث رحمت ہو سکتے ہیں اور جن مصائب میں انسان اس وقت گرفتار ہیں اس سے انہیں مخلصی دلا سکتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے بعد آپ نے معاشرے کی اصلاح سے تعلق رکھنے والے اسلامی اصولوں کا بھی تفصیل سے ذکر کیا اور اس ضمن میں عدل کے قیام اور جبر و اکراہ کے استیصال پر بہت زور دیا آپ نے فرمایا۔ دین میں جبر و اکراہ کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر تمہیں کسی سے اختلاف ہو تو اس سے لڑنے کی بجائے حکمت اور موعظۂ حسنہ سے کام لیتے ہوئے خندہ پیشانی سے اسے سمجھاؤ اور قائل کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ تمہاری بات دوسرے کے دل میں اتر جائے اور وہ اپنی مرضی سے تمہاری بات کو صحیح سمجھے۔

اس ضمن میں عزت مآب گورنر جنرل نے برصغیر ہند و پاکستان میں اسلام کی اشاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا خود اس سرزمین میں اشاعت اسلام کی تاریخ آپ کے سامنے موجود ہے۔ یہاں اسلام صوفیائے کرام کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجے میں پھیلا۔ حالانکہ نہ تو ان کے پاس مادی سازوسامان تھے اور نہ ان کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ ان کی زندگیاں پاکیزہ تھیں اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے نمونہ پر استوار ہوئی تھیں اور انہوں نے قرآنی احکام کے مطابق حکمت اور موعظت کو اپنا شعار بنایا ہوا تھا۔

کل تمام پاکستان میں سرکاری طور پر "عید میلاد النبی" کی تقریب سعید نہایت اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ دارالحکومت میں وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت عزت مآب جناب غلام محمد نے کی۔ اسی طرح صوبائی دارالحکومتوں میں بھی سرکاری انتظام کے تحت جلسے منعقد کئے گئے جن میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی اور اسی طرح غلامان محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے آقا کے حضور خراج عقیدت پیش کیا۔

سید نوبہار شاہ اور نواب زادہ نصر اللہ خاں مسلم لیگ کی رکنیت سے معطل کر دیئے گئے

لاہور ۲ دسمبر۔ پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے سید نوبہار شاہ اور نواب زادہ نصر اللہ خاں کو مسلم لیگ کی رکنیت سے فی الفور معطل کر دیا ہے۔ مجلس عاملہ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اگر ان دونوں نے پندرہ روز کے اندر اندر مسلم لیگ کے ادارہ مجاز کے سامنے اس فیصلے کے خلاف اپیل نہ کی تو مجلس عاملہ کا یہ فیصلہ اخراج کا حکم متصور ہوگا۔ ان ہر دو کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ایسی سرگرمیوں میں مصروف تھے جو مسلم لیگ سے غداری کے مترادف تھیں اور جن سے مسلم لیگ کے نظام کی صریح خلاف ورزی ہوتی تھی۔

پسماندہ ملکوں کیلئے دولت مشترکہ کو خود سٹرلنگ قرضوں کا انتظام کرنا چاہئیے

دولت مشترکہ کی کانفرنس میں الحاج خواجہ ناظم الدین کی تقریر

لنڈن ۲ دسمبر۔ وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا ہے کہ دولت مشترکہ کے پسماندہ ملکوں کی رفتار ترقی تیز کرنے کیلئے دولت مشترکہ کو خود سٹرلنگ قرضوں کا انتظام کرنا چاہئیے۔ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں کل تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا پسماندہ ملکوں میں صنعتی اور زرعی ترقی کی راہ میں سرمایہ کا سوال سب سے بڑی دشواری کا باعث ہے۔ اب تک امریکہ کے امدادی پروگرام اور کولمبو منصوبے کے تحت جو امداد مل رہی ہے وہ پاکستان اور دوسرے پسماندہ ملکوں کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بالکل ناکافی ہے۔ ان حالات میں دولت مشترکہ کو اپنے ممالک کے لئے سرمایہ کا خود ہی کوئی انتظام کرنا چاہیئے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جب تک سٹرلنگ والے علاقے کی پیداوار میں اضافہ نہیں ہوتا اس وقت تک اس علاقے میں رہنے والے باشندوں کی خوشحالی میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ کل کانفرنس میں اس امر پر اتفاق رائے پایا گیا کہ ڈالر بچانے کیلئے دولت مشترکہ کے ممبر ممالک کی صنعتی اور زرعی ترقی نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ مختلف ممالک میں گیہوں چاول گوشت اور مکھن وغیرہ کی پیداوار بڑھانے کے متعلق بعض اہم فیصلے کئے گئے۔ دولت مشترکہ کی اقتصادی ترقی کے لئے آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر منزیز نے ایک دو سالہ منصوبہ بھی پیش کیا ہے جس پر کانفرنس غور کر رہی ہے۔

ہندوستان، پاکستان کے زرخیز علاقوں کو بنجر بنانے کی کوشش کر رہا ہے (ڈاکٹر قریشی)

پشاور ۲ دسمبر۔ وزیر اطلاعات و مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کہا ہے کہ ہندوستان چند سال سے نہروں کا پانی روک کر پاکستان کے زرخیز علاقوں کو بنجر بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ آج انہوں نے اسلامیہ کالج پشاور کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جو پانی پاکستان کی نہروں میں آتا تھا وہ اب مشرقی پنجاب میں استعمال ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشرقی پنجاب جہاں ہمیشہ اناج کی قلت رہتی تھی۔ اب ہندوستان کا فاضل اناج کا صوبہ بنا ہوا ہے۔ آپ نے کہا نہروں میں پانی نہ آنے کا مسئلہ فوری توجہ کا مستحق ہے۔ کیونکہ یہ ملک کی زراعت کے لئے ہی نہیں بلکہ پاکستان کی ترقی کیلئے انتہائی مہلک ہے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر حد بندی منصفانہ طریق پر عمل میں آتی تو یہ مسئلہ ہی پیدا نہ ہوتا۔ اب کئی سال سے اقوام متحدہ نے اسے کھیل بنا رکھا ہے اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر کسی قوم کے ساتھ ناانصافی کے ساتھ کام لیا گیا تو وہ خود قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیگی اور یہ صورت حال امن عالم کیلئے نہایت خطرناک ہوگی۔

مصر میں نیا آئین مرتب ہو رہا ہے

قاہرہ ۲ دسمبر۔ مصری ماہرین قانون کی ایک کمیٹی آجکل مصر کیلئے ایک نیا آئین تیار کر رہی ہے۔ مصری اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئی ہیں کہ نئے آئین کا مسودہ شائع کیا جائے گا۔ اور تمام سیاسی جماعتوں سے اس بارے میں ان کی رائے طلب کی جائے گی۔ ان کی ارسال کردہ تجویزوں پر غور کرنے کے بعد ایک مقررہ وقت کے اندر اندر آئین مکمل ہو کر عام رائے شماری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ سبکتگین روڈ لاہور سے شائع کیا

جلسہ سالانہ پر جماعتوں کی ملاقات کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سے جلسہ سالانہ پر جماعتوں کی ملاقات کا پروگرام ۱۰ فتح ۱۳۳۱ ہش / ۱۰ دسمبر ۱۹۵۲ء تک مرتب کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اگر کوئی جماعت یا فرد جلسہ سالانہ پر جماعتوں کی ملاقات کے متعلق کچھ مشورہ عنایت فرمانا چاہیں۔ اس کی ترتیب کے یا اوقات کے متعلق یا کسی اور امر کے متعلق تو ۸ دسمبر ۱۹۵۲ء تک دفتر ہذا کو اطلاع فرمائیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

یومیہ ۱۹۵۳ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی "یومیہ" ۱۹۵۳ء مفید اضافوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ علاوہ دیگر ضروری امور کے ربوہ میں گاڑیوں کے اوقات آمد و رفت۔ ربوہ سے بڑے بڑے اسٹیشنوں تک دو درجہ وار شرح کرایہ کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ دوستوں کی خواہش پر اب کی بار جیبی سائز (یعنی ۱۸×۲۲/۸) رکھا گیا ہے۔ خوشنما ٹائپ۔ کپڑے کی مضبوط اور خوبصورت جلد ہوگی احباب اپنے لئے جلدیں ریزرو کرا لیں۔ قیمت کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ اس دفعہ ترتیب دینے میں میں نے خود سلسلہ کی مدد کی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ احباب اسے پسند فرمائیں گے (ناظر دعوت و تبلیغ)

اعلانات دار القضاء

چوہدری ہدایت اللہ صاحب سب انسپکٹر پولیس جھنگ نے چوہدری نذیر محمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ ڈی ایس پی کے صیغہ امانت تحریک جدید میں ایک امانتی رقم مبلغ ۱۶۳/۳/۹ مطابق فیصلہ قضاء ۳۰۰۰/-/- روپے بذمہ چوہدری صاحب مرحوم میں سے دلائی جانے کی درخواست گذاری ہے۔ چوہدری صاحب کے کسی وارث یا قرض خواہ کو اس رقم کی ادائیگی پر اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم کے اندر اطلاع دیوے۔ ورنہ میعاد مقررہ گذر جانے کے بعد ادائیگی کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (ناظم دار القضاء)

(۲) سیٹھ خلیل الرحمن صاحب کراچی جنرل سٹور بڑا بازار جہلم نے میر ظفر اللہ خان صاحب مالک ظفر فرنیچر ہاؤس قادیان حال گلی ۱۳ محلہ صادق آباد لائل پور کے خلاف اٹھارہ صد ستر روپے آٹھ آنے کا دعویٰ کیا ہے چونکہ میر صاحب موصوف کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک ہفتہ تک اس کا تحریری جواب بھیج دیں۔ اور بتاریخ ۱۲/۱۲ پیروی کے لئے دار القضاء ربوہ میں تشریف لائیں۔ ورنہ فیصلہ بہرحال کر دیا جائے گا۔ (قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

(۳) ضلع کیمل پور کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قاضیان ذیل منظور فرمائے ہیں۔

(۱) پیر فیض احمد صاحب کیمل پور (۲) مولوی حیات بخش صاحب۔ محمودہ رہسندہ ال
(۳) ڈاکٹر گوہر دین صاحب۔ ٹمن پنجند (ناظم دار القضاء)

منسوخی اعلان بابت فروخت کوٹھی

صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی کوٹھی واقع ۱۵-۱۳ ایمپرس روڈ لاہور کی فروختگی کا جو اشتہار گذشتہ مئی میں اخبارات میں شائع کروایا گیا تھا۔ وہ بذریعہ اعلان ہذا فی الحال منسوخ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ کو اب اپنی ذاتی ضروریات کے لئے کوٹھی درکار ہے۔ لہٰذا تمام متعلقہ اشخاص کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مذکورہ کوٹھی فی الحال فروخت نہیں ہوگی۔ (ناظر جائداد)

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب ہیں!

ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الہجرت میں منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے چندہ کو ایک لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ مقرر ہے اگر یہ چندہ بروقت ادا کر دیا جائے تو جلسہ سالانہ کے انتظامات سہولت سے ہو سکتے ہیں جلسہ سالانہ میں اب قریباً ایک ماہ رہ گیا ہے۔ آج کل چندہ جلسہ سالانہ فراہم ہو رہا ہے۔ آپ بھی جلسہ سے قبل اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیں۔ تاکہ اس جلسہ سالانہ کے انعقاد میں آپ کا بھی حصہ ہو جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

جلسہ سالانہ اور جماعت احمدیہ کیلئے لمحہ فکریہ

ہر احمدی جانتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی۔ جلسہ سالانہ اس پروگرام کا ایک اہم حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی دینی و اخلاقی تربیت کیلئے مرتب فرمایا تھا۔ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء کے جلسہ میں شمولیت کیلئے دور و نزدیک کے علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کی ایک خاصی تعداد ابھی سے تیاری کر رہی ہوگی۔ مرکز میں بھی انتظامات جلسہ کا ان دنوں خاص زور ہے۔ کیونکہ جلسہ کے انعقاد میں قریباً ایک ماہ کا قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔ جلسہ کے اخراجات کے لئے اس وقت ۷۵۰۰۰/- روپیہ کے قریب کی ضرورت ہے۔ مگر ۲۲ نومبر تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی اٹھارہ اور انیس ہزار کے درمیان ہوئی ہے۔ جماعتیں اس بات کا خود اندازہ لگا سکتی ہیں۔ کہ ۷۵۰۰۰/- ہزار کے لئے اٹھارہ انیس ہزار روپیہ سے کس طرح کام چلے گا۔ یہ اخراجات کم سے کم لگائے گئے ہیں۔ جن کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ افسوس ہے کہ جماعتوں نے اپنے بجٹ چندہ جلسہ سالانہ کو پورا کرنے کی طرف ابھی تک نصف توجہ بھی نہیں دی۔ جو انہیں دینی چاہیئے تھی۔ روحانی اور تربیتی جہات سے ہمارا جلسہ عدیم المثال ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی ہمارے جلسہ سالانہ کی کوئی نظیر نہیں۔ کہ تیس پینتیس ہزار کے مجمع کو متواتر کئی دن تک مرکز کی طرف سے کھانا دیا جاتا ہے۔ ہر آمد رکھنے والے احمدی کا انعقاد جلسہ سالانہ میں اس کے اپنے چندہ کی شکل میں حصہ ہے۔ اگر کوئی دوست اپنی ذمہ داری کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے۔ تو وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۵۲ء

خدا پرست اور خودی پرست

دنیا میں انسانوں کے شروع ہی سے دو گروہ چلے آئے ہیں خدا پرست اور خودی پرست۔ خدا پرستوں کے گروہ کے راہ نما اللہ تعالےٰ کے فرستادہ انبیاء علیہم السلام ہوتے رہے ہیں۔ اور خودی پرستوں کے استاد مادئین فلاسفر۔ ان دونوں گروہوں کی ہمیشہ آپس میں ٹکر ہوتی چلی آئی ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کا کوئی فرستادہ آتا ہے۔ تو ان دونوں گروہوں کا فرق نمایاں ہو جاتا ہے۔ خدا پرست گروہ تو نبی کے ساتھ مل کر کام کرنا شروع کر دیتا ہے اور خودی پرست گروہ اس کے مقابلہ پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیتا ہے۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

یعنی اللہ تعالےٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ آخر خدا پرست غالب آتا ہے اور خودی پرست گروہ شکست کھا کر بظاہر مٹ جاتا ہے۔ یا دب جاتا ہے لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ گروہ پھر اندر ہی اندر نشوونما پاتا رہتا ہے۔ بظاہر تو وہ رسول کی امت میں داخل رہتا ہے۔ لیکن ہر دینی معاملہ میں اس کی خودی دخل اندازی کرتی ہے۔ بظاہر وہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے۔ مگر حقیقت میں وہ خودی یعنی عقل و دانش کی پرستش کرتا ہے۔ چونکہ وہ خدا پرستوں کے اندر ہی رہتا ہے۔ اس لئے وہ عوام کو بھی متاثر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ حقیقی دین و ایمان اٹھ جاتا ہے۔ اور قوم کے اذہان منتشر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح جب دنیا کی حالت ردی ہو جاتی ہے۔ اور بحر و بر میں فساد پھیل جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنی سنت کے مطابق پھر کوئی اپنا فرستادہ بھیجتا ہے۔ تو پھر دونوں گروہوں میں تصادم ہوتا ہے۔ خودی پرست پھر قیادت اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور قوم کو خدا پرستوں کے خلاف اکساتے ہیں

اب ان کے ہاتھ میں یہ بڑی دلیل آ جاتی ہے۔ کہ پہلے فرستادہ حق کے بعد اب کسی فرستادہ خدا کی ضرورت نہیں رہی۔ چنانچہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئے۔ تو یہود نے یہی حربہ ان کے خلاف استعمال کیا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر اولوالعزم نبی کے بعد ایسا ہوتا آیا ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے خلاف بھی یہ حربہ استعمال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علیہ السلام کے بعد نبی نہیں آ سکتا۔

لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا

پھر سرور کائنات خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر بھی یہی حربہ استعمال کیا گیا۔ سورۃ جن میں آتا ہے۔

وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوھم رھقا ۔ وانھم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احدا

یعنی اور یہ کہ انسانوں میں سے کئی مرد ایسے تھے جو جنوں کے مردوں کی پناہ لیتے تھے۔ پس انہوں نے ان کا تکبر زیادہ کر دیا۔ اور تحقیق انہوں نے گمان کیا جیسا کہ تم نے گمان کیا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی کو ہرگز نہیں مبعوث کریگا۔

ان خودی پرست یا عقل پرست لوگوں کو یہ غلطی لگتی ہے کہ صاحب شریعت انبیا جو شریعت لائے ہیں۔ وہی اصل چیز ہوتی ہے۔ وہ ان کی راہ نمائی کے لئے کافی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے وجود کی ان کو ضرورت نہیں حالانکہ اگر تاریخ انبیاء کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ شریعت لانے والے انبیاء کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ ان کے علاوہ ہزاروں نبی آئے ہیں جو صرف پہلی شریعت پر عمل کراتے رہے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت شریعت لانے تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ نبی کا وجود بھی انسانوں کی راہ نمائی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے ان کو اسوۂ حسنہ بھی کہا گیا ہے۔

قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے خاتم النبیین فرمایا ہے۔ جس کے لغوی معنے نبیوں کی خاتم یعنی مہر اور انگوٹھی کے ہیں۔ یہ لفظ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو صفتوں کے بیان کرنے کے لئے استعمال فرمایا ہے۔ ایک تو یہ کہ آپ میں نبوت کے تمام کمالات مجتمع ہو گئے ہیں۔ یعنی آپ کی شریعت بھی مکمل ہے۔ اور آپ کا اسوۂ حسنہ بھی مکمل ہے۔ دوسرے یہ کہ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ جس پر آپ کی مہر تصدیق نہ ہو۔ یعنی اب صرف وہ نبی آ سکتا ہے۔ جو پہلے آپ کی امت میں ہو۔ اور آپ کے ہی مکمل اسوۂ حسنہ سے فیض یاب ہو۔ مگر دنیا پیش کرے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقام عدیم النظیر تھا۔ اس لئے خودی پرست گروہ نے خاتم النبیین کے وہی معنے کرنے شروع کر دیئے جو انکی ذہنیت سے مطابقت رکھتے تھے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ اس خیال کو اس بات سے بھی تقویت ملی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر شریعت مکمل ہونے کا صریح ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس عدیم النظیر مقام کی وضاحت کے لئے کئی اسلوب اختیار فرمائے۔ مثلاً آپ نے فرمایا کہ نبوت میں سے اب مبشرات کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ یعنی اب شریعت والا نبی نہیں آ سکتا۔ اور نہ کوئی ایسا نبی آ سکتا ہے۔ جو میری امت سے باہر ہو۔ اس آخری بات کو اس طرح واضح فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے مثیل ہوں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح اللہ تعالےٰ سے ہم کلام ہوں گے۔ ان کو انبیاء نہیں کہیں گے۔ ان علماء میں سے پھر بعض منتخب ہوں گے۔ جو ہر صدی کے سر پر ظہور کریں گے۔ جن کو مجدد کہا جائے گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک ایسا شخص ظہور کرے گا۔ جو ابن مریم کا مثیل ہوگا۔ یعنی وہ میرا امتی ہونے کے ساتھ نبی بھی کہلائے گا۔ جس کا نام میرا امتی ہونے کی وجہ سے الامام المہدی ہوگا۔ اور نبی ہونے کی وجہ سے ابن مریم یعنی مسیح ہوگا۔

یہ تمام خبریں مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہوئی ہیں۔ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ مگر اس زمانے کا خودی پرست گروہ اس کے باوجود یہ پروپیگنڈا کرتا ہے کہ

"اسلام میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی عہدہ باقی نہیں رہا۔ بس ایک ہی حیثیت اور عہدہ ہے۔ اور وہ ہے امتی کا۔ پوری نوع انسانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی مخاطب ہے۔ اب جو کچھ ہے۔ وہ صرف اقامت دین کی جدوجہد اور خدمت ہے۔ جو اس خدمت کو سرانجام دے اس کا اجر اللہ پر ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسے کوئی عہدہ اور منصب حاصل نہیں حقیقت صرف امتی ہے۔ باقی سب خرافات اور منطقی بحث اور لفظی جنگ و جدل۔" (روزنامہ تسنیم یکم دسمبر در اصل ۳۰ نومبر ۱۹۵۲ء)

یہ گروہ در اصل وہی عقل پرستوں کا گروہ ہے جو خدا تعالےٰ کی پرستش نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی عقل کی پرستش کرتا ہے۔ جو صرف لاغلبن انا ورسلی کے دبدبے سے خدا پرستوں کے گروہ میں شامل ہے۔ مگر حقیقتاً نہ اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ اس کے رسولوں پر۔ مگر اسلامی اصطلاحات کے ذریعہ اپنی عقل کا ہی کھیل کھیلتا ہے۔ وہ خدا پرستوں کو بہکانے کے لئے کہتا ہے۔ کہ اب اللہ تعالےٰ کسی سے کلام نہیں کرتا حالانکہ وہ یہ ایمان رکھتا ہے۔ کہ وہ کبھی کسی سے کلام نہیں کرتا۔ نہ اس نے پہلے کیا ہے۔ اور نہ آئندہ کرے گا۔ در اصل وہ سوائے اپنی عقل کے کوئی معبود نہیں مانتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے اسی گروہ نے خوارج کی صورت میں ظہور کیا تھا۔ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت حقہ کا انکار کیا۔ اور ان الحکم الا للہ کا نعرہ بلند کیا۔ یعنی ہمیں قانون کافی ہے۔ خدا تعالےٰ سے راہ نمائی حاصل کرنے والے انسان کی ضرورت نہیں۔ یہ خودی پرستی کی ابتدا ہے جو بتدریج نشوونما پاتی ہے۔ یہاں تک کہ خود رسول اللہ کو محض ایک قاصد یا چٹھی رساں سمجھ لیا جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ نبوت کو محض ایک فطری ملکہ اور وحی کو نبی کے دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ایک اصول زندگی بنا دیا جاتا ہے۔ اس طرح انسان کا اللہ تعالےٰ سے تعلق قطع کر دیا جاتا ہے جو آخر اللہ تعالےٰ کے بھی انکار پر جا کر منتج ہوتا ہے۔

یہ مہلک بیماری شروع شروع میں بیماری نظر نہیں آتی۔ کیونکہ اس بیماری کا مریض اپنے گرد شریعت اسلامیہ کا پردہ ڈال رکھتا ہے۔ جو محض شریعت کا خول ہوتا ہے۔ جس میں مغز نہیں ہوتا۔ وہ شریعت کو استبداد کا ذریعہ بناتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر قتل و خونریزی کے حکم لگاتا ہے۔ وہ شریعت کو اپنا مکڑی کا جال بناتا ہے۔ جس میں وہ شکار کو پھنسا کر چٹ کر جاتا ہے۔ مسلمانوں میں آجکل اس کو سیاسی ملاّں کہتے ہیں۔ ان ملاؤں کا ایک حالیہ فرقہ مودودیہ کہلاتا ہے۔ جن کے اخبار کا حوالہ ہم نے اوپر دیا ہے۔

کیا ڈر ہمیں ہمارا خدا ہے ہمارے ساتھ

ملائے وقت اگرچہ خفا ہے ہمارے ساتھ
کیا ڈر ہمیں ہمارا خدا ہے ہمارے ساتھ

علماء۔ رائے عامہ۔ فتاوے۔ مطالبات
سب کچھ تمہارے ساتھ ہے۔ کیا ہے ہمارے ساتھ؟

حق آپ بول اٹھے گا کہ وہ کس کے ساتھ ہے
آیا تمہارے ساتھ ہے یا ہے ہمارے ساتھ

ساحر تمہارے ساتھ سہی مصر کے تمام
لیکن کلیم کا تو عصا ہے ہمارے ساتھ

قارون کے خزانے تمہیں مل گئے تو کیا
حق کی رضا نبیؐ کی دعا ہے ہمارے ساتھ

اس راستہ میں پھول ہیں یا خار کیا خبر
اک ولولۂ شوق فزا ہے ہمارے ساتھ

تنویرؔ کیوں نہ سجدۂ شکرانہ میں گریں
بن اسکے اور کون رہا ہے ہمارے ساتھ؟

شذرات

ناموس رسالت کیلئے کھلا چیلنج

سیالکوٹ کے کسی احراری مولانا نے لکھا ہے:۔

"جس طرح آفتاب کی جلوہ فرمائی سے چاند تاروں کا حکم روشنی دینا ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رحمۃ للعالمین کی نبوت کے نور سے سارا جہان معمور ہے۔ اس لئے نئی نبوت کے ماننے سے رحمت دو عالم کی تنقیص لازم آتی ہے۔ کہ چراغ نبوت محمدیہ میں تیل کم ہو گیا تھا۔ کہ معاذ اللہ مرزا کے ادعائے نبوت سے تیل میں اضافہ ہو گیا" (زمیندار)

آپ کا خیال بجا! لیکن سوال یہ ہے کہ جب رسول اکرمؐ کی موجودگی میں چاند ستاروں کے وجود سے حضورؐ کی تنقیص لازم آتی ہے۔ تو علمائی ٹمٹماتی شمعوں اور لڑکھڑاتے چراغوں سے آنحضرتؐ کی توہین کیوں نہیں ہوتی؟ اور کیوں نہ کہا جائے کہ علمائے کنونشن ناموس رسالت کے لئے کھلا چیلنج ہے؟

شوٹ کر دو

تاج دین انصاری نے شیخوپورہ میں وعظ کرتے ہوئے کہا۔

"یاد رکھئے اگر ایک مرزائی کی تکسیر پھوٹی تو ہماری منزل ایک قدم دور ہو جائیگی مسلمان مرزائیوں کی اشتعال انگیزی کا جواب صبر و سکون اور تحمل سے دیں۔" (زمیندار)

صبر و سکون اور تحمل کے ان نعروں کا دراصل مدعا کیا ہے؟ اس کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے یہ سنسنی خیز خبر سنیئے کہ پچھلے دنوں یوم احتجاج کے موقعہ پر آلو مہاری نے اس قدر اشتعال انگیز تقریر کی۔ کہ دوران تقریر میں ہی ایک شخص ایسا بے قابو ہو گیا اور اس نے بھرے جلسہ میں چلا کر کہا

ظفر اللہ کو شوٹ کر دو

احرار یو! احمدیوں کو قتل کرنا اگر واقعی اسلام کی خدمت اور جہاد ہے تو بھولے بھالے مسلمانوں کے خون سے کیوں ہولی کھیلتے ہو۔ تم خود مرد میدان کیوں نہیں بنتے؟ کیا تمہیں جہاد میں حصہ لینے اور قانون اسلامی پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں؟

"زمیندار" کی بدحواسی

کچھ عرصہ ہوا ہم نے انہی کالموں میں علامہ اقبال کے انگریزی مقالہ (Islam and Ahmadism) کے اقتباس کا یہ ترجمہ ہدیہ قارئین کیا تھا۔

"شاید بانی قادیانیت کے الہامات کا تحلیل نفسی کے طریقے سے تجزیہ کر کے اس کی شخصیت کے اندرونی سرچشموں کا کھوج لگانا زیادہ مؤثر نتایج پیدا کرتا"

اخبار "زمیندار" نے اس ترجمہ کو غلط قرار دیتے ہوئے یہ شگوفہ چھوڑا ہے۔

"اگر علامہ اقبال کو مرزائے قادیان کی شخصیت میں کوئی اندرونی سرچشمے نظر آئے ہوتے۔ تو وہ شیخ سعدی کا یہ شعر پڑھتے الخ (زمیندار ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

قارئین! زمیندار کی بدحواسی ملاحظہ ہو کہ اسنے پانچ ماہ پیشتر (۸ جولائی ۱۹۵۲ء) کو خود ہی یہ ترجمہ شائع کیا تھا۔ اور آج خود ہی اس کی تغلیط کر رہا ہے۔

کیا زمیندار بتائے گا کہ جب زمیندار اور اسکے مترجم علامہ اقبال کی تحریر پڑھ کر اندرونی سرچشمے دیکھ سکتے ہیں۔ تو علامہ اقبال کیونکر نہیں دیکھ سکتے تھے۔

علامہ اقبال کیا تھے؟

"زمیندار" نے حکیم مشرق کے اس ارشاد پر کہ:۔

"میں چاہتا ہوں کہ ایک دن جدید نفسیات کا کوئی طالب علم اس کتاب کی سنجیدگی سے مطالعہ اور تجزیہ کرے"

نہایت سوقیانہ انداز میں مذاق کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ:

"میرے خیال میں علامہ اقبال کی مذکورہ بالا تمنا کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جدید نفسیات کا طالب علم مرزا صاحب کے ان الہامات کا تجزیہ کیا کرے؟

(۱) خدا نے مجھے مریم کی طرح حاملہ کیا

(۲) الٰہی بخش تمہارا حیض دیکھنا چاہتا ہے،

ظاہر ہے کہ ان الہامات کا نفسیاتی تجزیہ لاحاصل ہے۔ البتہ مرزا صاحب کا اپریشن ہو سکتا تھا۔ لیکن وقت گزر چکا ہے" (زمیندار ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اس کے مقابل علامہ اقبال نے اپنے نظریہ کے متعلق اپنے مقالہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا ملخص یہ ہے کہ

(۱) احمدیت کی مخالفت کے گزشتہ تمام طریقے غلط تھے اور صرف نفسیاتی تجزیہ کا طریق ہی احمدیت کو مٹا سکتا ہے۔

(۲) اس مجموعہ الہامات پر نفسیاتی تحقیق کرنے والوں کے لئے قسما قسم کا سبق آموز مواد موجود ہے۔

(۳) پھر فرماتے ہیں "میری رائے میں یہ کتاب اس تحریک کے بانی کی شخصیت اور کردار کو سمجھنے کے لئے کلیدی اہمیت رکھتی ہے"۔

علامہ موصوف کے ان نظریات سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔

اوّل۔ علامہ اقبال نے حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کا ایک حد تک مطالعہ ضرور کیا تھا۔ اور مطالعہ کرتے ہوئے اگر آپ کے سامنے حمل یا حیض وغیرہ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ تو ان سے آپ کی یہ رائے بدل نہیں سکی۔ کہ الہامات کا نفسیاتی تجزیہ کرنا بہت سے حقائق کے منکشف کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔

اور ایسا ہونا اس لئے بھی ضروری تھا کہ کوئی عقل مند اور صاحب علم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ آپ حلقہ تصوف کے ان استعارات سے بھی ناواقف ہوں جنہیں سلف صالحین ہمیشہ سے استعمال کرتے آئے ہیں (دیکھو تذکرۃ الاولیاء در ذکرۂ اصلی صفحہ ۱۶۱ اور تفسیر روح البیان جلد اول صفحہ ۲۳۶)

دوم۔ دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ علامہ موصوف احمدیت کی مخالفت کا سب سے بڑا طریق یہی سمجھتے تھے۔ اور آپ کی نگاہ میں الہامات کا نفسیاتی تجزیہ "کلیدی اہمیت" کا حامل تھا۔

لیکن "زمیندار" کا خیال ہے کہ علامہ اقبال جس معاملہ کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے تھے اس کا معرض وجود میں آنا ہی ممکن نہیں۔ اور نہ آپ کی آرزو اور تمنا کبھی پوری ہو سکتی ہے۔

گویا علامہ اقبال اس کے نزدیک بالکل بے سمجھ تھے کہ آپ نے بجائے ایک میڈیکل کیس کو ہسپتال کے سپرد کر کے خاموش ہو جانے کے خواہ مخواہ ایک شور قیامت بپا کر دیا اور جدید نفسیات کے ماہرین کو دعوت دی۔ کہ وہ مرزا صاحب کے الہامات کا تجزیہ کریں۔

اب "زمیندار" کے محترم فکاہات نگار کا اپنا اختیار ہے کہ خواہ وہ اپنی پہلی رائے پر ڈٹا رہے یا اپنا اپریشن کے لئے میو ہسپتال میں چلا جائے۔ نیز ہمارا مشورہ ہے کہ فکاہات نگار اختر علی صاحب کے دادا کے دماغ کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرے۔ جو مرزا صاحب کے معتقد تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا جرم

آزاد لکھتا ہے۔

"غلام احمد نے انگریز کی خاطر جہاد کو حرام قرار دے دیا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل حضرت سید احمد بریلوی، حضرت اسمٰعیل شہید، سر سید، نواب صدیق حسن خان، مولوی نذیر حسین صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور کئی دیگر بلند پایہ علماء اور اصحاب یہ فتوے دے چکے تھے کہ مسلمان از روئے شریعت انگریزی حکومت میں تلوار نہیں اٹھا سکتے۔

پس تنسیخ جہاد کا فتوے تو ایسا امر نہ تھا۔ جسے حضرت مسیح موعود نے پہلی مرتبہ پیش کیا ہو البتہ ایک چیز ہمیں ضرور ایسی نظر آتی ہے۔ جس کی طرف گزشتہ علماء نے کوئی توجہ نہیں دی۔ لیکن حضور نے اسے خاص طور پر پیش کیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

وامرنا ان نعد للکافرین
کما یعدون لنا وان لا
نرفع الحسام قبل ان نقتل
بالحسام" (حقیقت المہدی صفحہ ۳۲)

یعنی فرمایا خدا نے ہمیں اس غرض سے مامور کیا ہے۔ کہ تا ہم دشمنوں کے مقابلہ میں ویسی ہی تیاری کریں جیسی دشمن اسلام قوتیں اسلام کے مقابلہ کے لئے کر رہی ہیں۔

ہاں قرآن نے ہمیں اس وقت تک تلوار اٹھانے سے منع کیا ہے۔ جب تک کہ دشمن خود پہل کر کے تلوار سے قتل و غارت کا آغاز نہ کرے۔

حضرت احمدیہ کے ان الفاظ کا صاف مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ حضور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ میں ہر قسم کی تیاری کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ اور بتا رہے ہیں کہ اگر کبھی دشمن نے تلوار اٹھائی۔ تو ہر مسلمان کا فرض ہو گا۔ کہ وہ "تلوار کا جواب تلوار سے دے"۔

پھر یہی نہیں کیا کہ بس ایک حکم دے دیا ہو۔ بلکہ آپ نے اسلام کی ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو سہارا دیتے ہوئے یہ خوشخبری بھی سنائی۔

"میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے۔ اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے"

(لیکچر لدھیانہ)

کوئی احراری بتائے۔ کہ کیا مسلمانوں کو ہر ہتھیار سے مسلح ہونے کی تلقین کرنا اور انہیں اسلام کے غلبہ اور قوت کی خبر دینا واقعی ایک بہت بڑا جرم ہے؟

روز نامہ الفضل لاہور مورخہ ۳ر دسمبر ۵۲ء

شاہ برطانیہ کو اولی الامر اور مسلمانوں کا نجات دہندہ سمجھنے والے "مولانا" ظفر علی خاں

ہمیشہ انگریز پرستی کو اپنے اور اپنے اخبار کے لئے فخر کا باعث سمجھتے رہے ہیں

ان کے نزدیک انگریزوں کے خلاف آواز اٹھانے والے "باغی، خبیث اور لعنتی" تھے اور ان کی سرگرمیاں "شیطانی سازش" کے مترادف

روز نامہ زمیندار نے یہ تو تسلیم کرلیا ہے کہ "مولانا" ظفر علی خاں "انگریز پرستی" کے مرتکب ہوئے۔ لیکن اس نے ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ انگریزوں کے خلاف سب سے پہلے آواز اٹھانے والے بھی "مولانا" ہی تھے۔ حالانکہ انگریزوں کو اولی الامر، ظل اللہ اور آیۂ رحمت کا مرتبہ دینے والے "مولانا" انگریزوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو ایک دفعہ نہیں کئی بار "باغی، خبیث اور لعنتی" قرار دے چکے ہیں۔ اگر بقول زمیندار سب سے پہلے انگریزوں کے خلاف "مولانا" ہی نے آواز اٹھائی تھی۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ "مولانا" کی قلم مدحت رقم سے یہ "فتویٰ" کس کے حق میں صادر ہوا تھا؟ اگر غیروں کے حق میں صادر ہوا تھا۔ تو پھر زمیندار کا "اولیت کا فخر" ختم شد۔ لیکن اگر وہ "اولیت کا فخر" اپنانے اور اسے برقرار رکھنے پر مصر ہے۔ تو پھر اس کا کیا علاج ہوگا۔ کہ اس کے اپنے ممدوح خود ہی اپنے "فتوے" کی زد میں آئے بغیر نہ رہیں گے۔

زمیندار کے ادارہ تحریر نے جی کڑا کر کے اپنی طرف سے یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ ایک زمانہ میں "مولانا" ظفر علی خاں نے انگریز کی شان میں قصیدے لکھ لکھ کر تعریفوں کے جوبل باندھے تھے۔ اور انہیں "الہامی ارشاد" کے مطابق اولی الامر، آیۂ رحمت۔ اور ظل اللہ قرار دیا تھا۔ اسکی وجہ کیا تھی۔ چنانچہ ۲۷ر نومبر کے زمیندار اور بعد کے پرچوں میں اس موضوع پر جو کچھ شائع ہوتا رہا ہے۔ اسی میں "عذرِ گناہ" کے طور پر حسب ذیل باتیں پیش کی گئی ہیں:۔

اول:۔ ۱۹۱۱ء میں مصلحت تقاضا کر رہی تھی۔ کہ انگریز کی حمایت کی جاتی۔

دوم:۔ مولانا ظفر علی خاں نے انگریز پرستی کو مسلمانوں کے دین و ایمان کا جزو نہیں بنایا۔

سوم:۔ مولانا نے آج سے چالیس برس پیشتر عارضی طور پر حکومت برطانیہ سے تعاون کیا تھا۔

چہارم:۔ یہ زمیندار ہی تھا۔ جس نے وقت آنے پر سب سے پہلے انگریز کے خلاف آواز بلند کی۔ اور اس وقت تک دم نہ لیا۔ جب تک انگریز کو لندن کی راہ نہ دکھلا دی۔

مصلحت کا تقاضہ

"مولانا" ظفر علی خاں کے ممدوح تو تھے انگریز کہ جن کی تعریف کر کر کے "مولانا" کی زبان خشک ہو ہو جاتی تھی۔ لیکن زمیندار کے ادارۂ تحریر نے اپنے ممدوح یعنی خود "مولانا" کو انگریز پرستی کے طعنہ ہائے دلخراش سے بچانے میں کمال ہی کر دکھایا۔ اگر کہیں "مولانا" اس جواب کو سن پائیں۔ تو چلا اٹھیں کہ خدارا مجھے میرے غمخواروں سے بچاؤ۔ ان چاروں باتوں میں سے ایک بات بھی ایسی نہیں۔ جو خود زمیندار ہی کے حوالوں سے غلط ثابت نہ ہو سکتی ہو۔ چنانچہ پہلی بات کو ہی دیکھ لیجیے۔ "مولانا" کی ساری عمر اس بات میں گذر گئی۔ کہ ہزار بے اصولی کے باوجود اپنے آپ کو سب سے بڑا بااصول ظاہر کرتے رہیں۔ لیکن زمیندار کے ادارۂ تحریر نے یہ لکھ کر کہ مصلحت کا تقاضا ہی یہ تھا۔ کہ انگریزوں کی حمایت کی جائے ساری عمر کی کمائی خاک میں ملادی۔ سب کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ یہی تو مولانا پر سب سے بڑا اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ وہ ذاتی مصلحت کی خاطر فوراً رنگ بدل لیتے ہیں۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ آخر "اصول" بھی دنیا میں کوئی چیز ہے۔ ادھر "مولانا" مصلحت یا تقاضا کا نام زبان پر نہیں لاتے۔ اور برابر یہی رٹ لگائے جاتے ہیں۔ کہ میں بڑا بااصول ہوں۔ اگر انگریز کی حمایت کرتے ہیں تو کہتے ہیں میں کسی مصلحت، کسی منفعت یا کسی خوشامد کی خاطر ایسا نہیں کہہ رہا ہوں۔ بلکہ جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ حق سمجھ کر کہہ رہا ہوں۔ اور اگر اس اظہارِ حق میں جان بھی چلی جائے۔ تو پروا نہیں کروں گا۔ چنانچہ انگریز کی حمایت کا جب جوش اٹھتا ہے تاتنکار کی دینداری پر بھی وار کئے بغیر نہیں رہتے۔ اور اس ضمن میں اپنے بااصول ہونے اور برطانیہ کا سچا وفادار و خیر سگال ہونے کا ان الفاظ میں اعلان کرتے ہیں:۔

"زمیندار سرکار برطانیہ کا سچا خیر خواہ اور وفادار ہے۔ اور اس وفاداری کی تہ میں اس کی کوئی ذاتی غرض مخفی نہیں۔ نہ اسے خطاب حاصل کرنے کی آرزو ہے۔ نہ اس کا ایڈیٹر کونسل کی امیدواری کا دیوانہ ہے۔ نہ میونسپل کمشنری کی عزت کا خبط اس کے سر پر سوار ہے۔ اسے کبھی اس بات کا بھی خیال نہیں ہوا کہ جھوٹی سچی باتیں بنا کر حکام وقت کو دھوکہ دینے کی جرأت کرے۔ وہ گورنمنٹ کا وفادار و خیر سگال ہے۔ تو صرف اس لئے کہ وہ ہندوستان میں سرکار انگریزی کے وجود باوجود کو آیۂ رحمت سمجھتا ہے۔ اور ایسا سمجھنے میں اس کی کوئی ذاتی غرض مرکوز نہیں ہے۔ وفاداری اور عقیدت شعاری وہی اچھی ہے جس میں کسی کا دخل نہ ہو۔ سے

کب حق پرست زاہدِ جنت پرست ہے
حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

ہم قوم فروشی سے اپنا الّو سیدھا کرنا سخت اخلاقی گناہ سمجھتے ہیں۔ ہم پھر کہتے ہیں۔ اور ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں۔ کہ زمیندار گورنمنٹ کا ایسا وفادار اور خادم ہے۔ جو کسی غرض و مطلب کے بغیر اس پر اپنی جان نثار کرنا قومی و مذہبی فرض سمجھتا ہے۔ وہ اپنی قوم کو بھی اپنے ہی جیسا خالص وفادار و عقیدت شعار بنانا چاہتا ہے۔"

(زمیندار ۱۲ر نومبر ۱۹۱۱ء)

اب فرمایئے "مولانا" تو کہتے ہیں۔ کہ برطانیہ کا خیر خواہی کا اظہار کر کے ہم ہرگز اپنا الّو سیدھا کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ کسی غرض و مطلب کے بغیر اس پر جان نثار کرنا قومی و مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ برخلاف اس کے زمیندار کا ادارۂ تحریر کہتا ہے۔ نہیں صاحب! مولانا محض سیاست اور مصلحت کے پیش نظر برطانیہ کی مدح سرائی کر کے اپنا الّو سیدھا کرتے رہے۔ ماشاءاللہ ادارۂ تحریر "مولانا" کا کیسا خیر سگال واقع ہوا ہے۔ کہ "مولانا" کے ارشادات میں سے ایک ایک بات کی تردید کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔

دین و ایمان کا جزو

اب دوسری بات کو لیجیے۔ زمیندار کا ادارۂ تحریر کہتا ہے۔ کہ "مولانا" ظفر علی خاں نے انگریز پرستی کو مسلمانوں کے دین و ایمان کا جزو کبھی نہیں سمجھا۔ گویا انگریز پرستی تو کی (اور خود "مولانا" کے بقول ڈنکے کی چوٹ کی) لیکن اس حد تک نہیں کہ اسے مسلمانوں کے دین و ایمان کا جزو قرار دے دیا ہو۔ ادارۂ تحریر کی یہ بات بھی بالبداہت غلط ہے۔ "مولانا" ظفر علی خاں نے ڈنکے کی چوٹ انگریز پرستی کو اپنا شعار بنایا اور بنایا بھی اسے مسلمانوں کے دین و ایمان کا جزو قرار دے کر۔ اگر ہم غلط کہہ رہے ہیں۔ تو پھر "مولانا" کے حسب ذیل الفاظ کا کیا بنے گا۔ وہ تو لگی لپٹی رکھے بغیر کمال وضاحت سے اعلان کرتے ہیں:۔

"ہماری کسی نظم کا مقصد اس سے زیادہ نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں میں جہاں ہمدردی ابنائے نوع، غیرتِ دینی، اخوتِ اسلامی، اتحاد ملی اور مودّت قومی کی مقدس ترین خصوصیات پیدا ہو جائیں۔ وہاں اپنے بادشاہ کی اطاعت، حکومت وقت کی جاں نثاری، سلطنت ابد مدت برطانیہ کے ساتھ محبت کے وہ ضروری اوصاف بھی بدرجہ اتم موجود ہو جائیں جن کے بغیر ہندوستان کا مسلمان اطاعتِ اولی الامر کے الہامی ارشاد کے معیار پر پورا نہ اترنے کے باعث کامل مسلمان نہیں کہلا سکتا۔" (زمیندار ۹ر نومبر ۱۹۱۱ء)

اسی پر بس نہیں اور سنیئے:۔

"اس مذہبی آزادی اور امن و امان کی موجودگی میں بھی اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے۔ تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں ہے۔" (زمیندار ۱۱ر نومبر ۱۹۱۱ء)

اب اس کی وجہ بھی سن لیجیے۔ کہ "مولانا" ظفر علی خاں ایسے "بدبخت مسلمان کو جو سرکار انگریزی کا وفادار نہ ہو۔ مسلمان کیوں نہیں مانتے۔ مولانا کہتے ہیں۔ کہ انگریز اور ان کے بادشاہ "مامور من اللہ" کا درجہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

"بحیثیت جمیعۃ الاسلام کے آقا ہونے کے اس گھٹاٹوپ تاریکی میں امید کی کوئی روشن کرن نظر آتی ہے۔ تو وہ حضور جارج خامس شہنشاہ خلد اللہ ملکہم کی ذاتِ بابرکات ہے۔ جو دس کروڑ مسلمانوں کے آقا ہونے کے لحاظ سے ہماری دستگیری پر منجانب اللہ مامور کئے گئے ہیں۔" (زمیندار ۲۸ر جولائی ۱۹۱۱ء)

سوچیے! کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ "مولانا" ظفر علی خاں نے "انگریز پرستی" کو مسلمانوں کا جزوِ ایمان قرار نہیں دیا۔ وہ "اولی الامر کے الہامی ارشاد" کا حوالہ دے کر ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں۔ کہ جو مسلمان "انگریز کی اطاعت اس کی خیر سگالی و خیر خواہی اور اس پر جاں نثاری کو اپنے اوپر واجب نہیں کرتا۔ وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ جزوِ ایمان ہوتے کے اور کیا سرخاب کے پر لگے ہوتے ہیں۔ جس چیز کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں رہتا۔ وہ اگر ایمان کا جزو نہیں۔ تو پھر ہے کیا بلا؟

عارضی اتحاد

تیسری بات زمیندار کے ادارہ تحریر نے یہ لکھی ہے۔ کہ "مولانا" ظفر علی خاں نے آج سے چالیس برس پیشتر عارضی طور پر حکومت برطانیہ سے تعاون ضرور کیا تھا۔ "چالیس برس پیشتر" اور "عارضی طور پر" کی دو ٹٹیاں کھڑی کر کے گویا بادلِ ناخواستہ انگریزوں کیساتھ تعاون کا اعتراف کیا۔

نہ چالیس سال پیشتر کی قید درست ہے اور نہ "عارضی طور پر" کی تزیخ۔ الفضل نے "مولانا" ظفر علی خاں کی جس نظم کا حوالہ دے کر زمیندار پر اعتراض کیا تھا۔ اور جس کے جواب میں زمیندار کو جواب دینے کی ضرورت پیش آئی۔ اس نظم میں ہی "مولانا" کہتے ہیں ؎

خدا انگلینڈ کو رکھے سلامت
کہ ہے اس سے تعلق عمر بھر کا

جہاں تک "مولانا" کی ذات کا تعلق ہے "مولانا" کہتے ہیں کہ جب تک دم میں دم ہے میں انگلستان کے ساتھ وفاداری و جاں نثاری کا دم بھرتا رہوں گا۔ ویسے بحیثیت قوم مسلمانوں کی وفاداری و جاں نثاری کی ابدیت کا اظہار (جیسا کہ اوپر ایک حوالہ میں گذر چکا ہے) "مولانا" انگریز کے دوام کے لئے "سلطنت ابد مدت" کے الفاظ استعمال کر کے پہلے ہی کر چکے ہیں۔ اب یہ زمیندار کے ادارہ تحریر کا کام کہ وہ بتائے کہ اس وقت "مولانا" بہک گئے تھے یا اب وہ خود بہک رہا ہے جو "مولانا" کی ابد الاباد تک قائم رہنے والی وفاداری کو "عارضی" قرار دے کر دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی فکر میں ہے۔

یہ تو تھا مولانا کا قول آپ دیکھئے کہ اس تمام عرصہ میں "مولانا" کا عمل کیا رہا۔ زمیندار کا ادارہ تحریر خود تسلیم کرتا ہے کہ ۱۹۱۱ء تک تو مولانا "انگریز پرستی" کے نشہ میں سرشار تھے اس کا کہنا ہے کہ اس کے بعد توبہ تلا کر کے "مولانا" تمام عمر تلافی مافات میں لگے رہے۔

آئیے ہم آپ کو دکھائیں توبہ تلا کیسی مولانا آج کے دم تک اپنی روش پر قائم ہیں۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں۔ کہ مولانا نے مسٹر ٹامکنسن ڈپٹی انسپکٹر جنرل محکمہ تفتیش جرائم کی معرفت حکومت سے جو خط و کتابت کی تھی اور جس میں اپنی وفاداری و جاں نثاری کا یقین دلا دلا کر کارخانہ شکر سازی کے قیام کے لئے حسب عادت دست سوال دراز کیا تھا۔ اور کورا جواب ملنے پر دارۂ تراجم شہرقیہ قائم کرنے کے بہانے امداد و اعانت خسروانہ کا مطالبہ دوہرایا تھا۔ یہ کس زمانہ کی بات ہے ۱۹۱۱ء سے پہلے کی یا اس سے برسوں بعد کی؟ پھر یہی نہیں "برطانوی شہریت کے گراں مایہ حقوق" کی توصیف میں صفحے کے صفحے سیاہ کرنے کے بعد لفٹنٹ گورنر پنجاب سر مائیکل اڈوائر کے آگے "کاسہ گدائی" اور "علمی گلگلے" تلنے کے لئے گڑگڑا گڑگڑا کر چاندی کی کڑھائی "بخشش میں مانگنے کی نوبت کب آئی ۱۹۱۱ء سے پہلے یا بعد؟ اور کیا ۱۹۱۱ء کے بعد بھی سالہا سال تک زمیندار پر یہ شعر جلی حروف میں نہیں چھپتا رہا ؎

تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو
سمجھیں جناب قیصر ہند اپنا جاں نثار

اور اگر یہ شعر مصلحتاً ۱۹۱۱ء کے بعد نہیں ہٹایا گیا تھا تو زمیندار کا ادارہ تحریر اب اصلاح فرما دے کہ فلاں سن میں "مولانا" ظفر علی خاں اور زمیندار گنگا نہا کر پاک ہوئے تھے۔ گنگا نہانے کا ذکر اس لئے کرنا پڑا کہ "مولانا" کو اس زمانہ میں انگریز کی بجائے برہمنوں کی طرف سے اور زیادہ "رلفہ" ملنے لگا تھا کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اسی زمانہ کے قریب میں بقول "انقلاب" پنڈت مالوی اور ڈاکٹر مونجے نے مولانا سے تخلیہ میں ملاقات کی تھی اور پانچ اور دس ہزار روپے کے درمیان ایک رقم آپ کی خدمت میں پیش کر کے کہا تھا۔ کہ پنجاب میں آپ کو زور سے پراپیگنڈا کرنا ہوگا۔ اسلئے یہ حقیر رقم قبول کیجئے۔ پھر کیا "انقلاب" نے "مولانا" کو چیلنج نہیں کیا تھا۔ کہ "مولانا" ان لازماً مسربستہ کی تردید نہیں کر سکتے "انقلاب" نے چیلنج دیتے وقت جو چیلنج دی تھی۔ اسکے آخری الفاظ یہ تھے:۔

"کیا مالک زمیندار ہماری ان معلومات کو جھٹلانے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ ع
با فقہ لا اسناد کیوں کیسی کہی"

اور اس سے آٹھ دس سال آگے آئیے مولانا نے ۱۹۳۵ء میں انگریزوں سے پھر تعاون کیا اور مسلمانوں کی مخالفت کے علی الرغم کیا اور بالآخر مولانا کو ایک مرتبہ پھر "اعتراف گناہ بدتر از گناہ" کا مصداق بننا پڑا۔ چنانچہ انہوں نے لکھا:۔

"میری تمام عمر میں یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے حکومت کے ساتھ کسی معاملہ میں تعاون کیا ہے۔" (زمیندار ۱ جولائی ۳۵ء)

اللہ! اللہ! انگریزوں کی حکومت کو اولی الامر، آیۂ رحمت، اور ظل اللہ قرار دینے والے، اس کے پسینے کی جگہ اپنا خون بہانیوالے اور اس کے جنگی بیڑے کو مضبوط بنانے کے لئے مسلمانوں سے ساڑھے تین کروڑ روپے کی اپیل کرنے والے "مولانا" ظفر علیخاں مسلسل پچیس ۲۵ برس تک انگریزوں کے ساتھ تعاون کرنے کے بعد ۳۵ء میں بڑی معصومی شکل بنا کر کہتے ہیں "میری تمام عمر میں یہ پہلا موقع تھا۔ کہ میں نے حکومت کے ساتھ کسی معاملے میں تعاون کیا ہے" غلط بیانی اور اس دیدہ دلیری کے ساتھ یہ "مولانا" ہی کا حصہ ہے۔

اور پھر یہ تو ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن کی بات ہے کہ خیر سگالی برطانیہ "مولانا ظفر علی خاں کے فرزند "مولانا" اختر علی خاں برٹش کونسل کے خرچ پر لبیک لبیک کہتے ہوئے فوراً انگلستان جا براجے۔ اور اس طرح انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ ہمارے خیر خواہ اور خیر سگال کا بیٹا بھی اسی خو بو کا مالک ہے۔ جو ایک ہی اشارے پر دیوانہ وار جا حاضر ہوا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو "مولانا" انگریز کے خرچ پر جانا کبھی منظور نہ کرتے اور اپنی جیب خاص سے تمام مصارف برداشت کر کے دندناتے ہوئے وہاں پہنچتے لیکن کریں کیا ع

چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

یہ ابھی "عارضی اتحاد" ہی ہے جو گذشتہ پچاس برس سے برابر چلا آرہا ہے۔ اگر یہ شروع سے ہی "مستقل" بنیادوں پر قائم ہوتا تو خدا جانے ابھی کیا کیا گل کھلاتا

انگریز کی مخالفت

اس کی حقیقت بھی سن لیجئے کہ یہ "زمیندار" ہی تھا۔ جس نے سب سے پہلے انگریزوں کے خلاف آواز بلند کی۔ "سب سے پہلے" کی بھی ایک ہی کہی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آجکل "مولانا" اختر علی خاں کو "سب سے پہلے" کا دورہ پڑا ہوا ہے۔ احمدیت کی مخالفت کی تو سب سے پہلے اختر علی خاں کے والد اور ان کے اخبار نے، انگریز کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ تو سب سے پہلے اختر علی خاں کے والد اور ان کے اخبار نے۔ پاکستان کے حق میں آواز اٹھائی تو سب سے پہلے اختر علی خاں کے والد اور ان کے اخبار نے۔ کشمیر کے چالیس لاکھ مسلمانوں کی حمایت کا بیڑا اٹھایا تو سب سے پہلے مولوی اختر علی خاں کے والد اور ان کے اخبار نے۔ اس "سب سے پہلے" کا بھانڈا اب جس چوراہے میں پھوٹتا دکھائی دے رہا ہے۔ وہ پاکستانی مفاد سے غداری کا چوراہا ہے۔ کیونکہ "مولانا" اختر علی خاں نے اب مودودیوں، احراریوں اور سابق کانگرسیوں سے گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ تین تو پہلے تھے ہی چوتھے اب اختر علی خاں مع اخبار زمیندار ان میں دوبارہ جا شامل ہوئے ہیں۔ چنانچہ اگر یہی لچھن رہے۔ تو وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب ہر کس و ناکس کی زبان پر یہی ہوگا کہ مسلم لیگی ہوتے ہوئے پاکستانی مفاد سے جس نے سب سے پہلے غداری کی وہ "مولانا" اختر علی خاں اور ان کا اخبار "زمیندار" ہے۔ بہر حال اس وقت ہمیں جس بات سے مطلب ہے وہ زمیندار کا یہ دعوےٰ ہے کہ انگریز کے خلاف سب سے پہلے آواز بلند کرنے والا زمیندار ہی تھا۔ یہ دعوےٰ کرنے والے ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر تو دیکھیں وہ خود ہی تو ہیں۔ جنہوں نے انگریز کی مخالفت کرنیوالوں کی مذمت کرنے، انہیں گالیاں دینے اور پانی پی پی کر کوسنے میں پہل کی تھی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو "مولانا" ظفر علیخاں فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہندوستانی ایسے پاجی ہیں کہ اپنے بادشاہ پر بھی حملہ کرنے کا قصد کرتے ہوئے نہیں چوکتے۔ یہ ذلت ہندوستان کی ذلت نہیں ہے۔ بلکہ سارے ایشیا کی ذلت ہے جہاں بادشاہ ظل اللہ خیال کیا جاتا ہے اور جس کی روایات میں اگر کوئی بات سب سے زیادہ قابل فخر ہے تو یہ ہے کہ یہاں بادشاہ کے ساتھ محبت و عقیدت انتہائی نقطہ کو پہنچی ہوئی ہے" (زمیندار یکم دسمبر ۱۹۱۱ء)

(۲) "ہم کو خوب یاد ہے کہ کہ دارنا تھ کا شیطانی فعل ایک فرد واحد کا فعل نہیں ہے۔ یہ فعل مجموعہ ہے بہت پاجی سوراجیوں کی ان شیطانی سازشوں کا جن کے مرکز ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں قائم ہیں۔ سوسائٹی کا جسم ان زہریلے ناسوروں سے چھلنی ہو رہا ہے" (ایضاً)

یہ تو ابھی بہت نرم حوالے ہیں۔ انگریزوں کی حمایت اور برطانوی راج کی مخالفت کرنیوالوں کی مذمت میں مولانا نے ابھی پورا اجلال نہیں دکھایا ہے کوسنے پیٹنے اور گالیاں دینے کی مثال ابھی آگے آتی ہے۔ اس میں تو "مولانا" آپے سے باہر ہوگئے ہیں لکھتے ہیں:۔

"شہنشاہ جارج کے دشمنوں کی جان کے خلاف سازش! سایۂ خدا پر حملہ! اتوبہ توبہ روح کانپ اٹھتی ہے۔ دماغ دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اے پاجیو! اے خبیثو اس بیچارے نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کیا یہ وہی بادشاہ نہیں ہے۔ جس نے زمانہ ولیعہدی میں بھی تم سے ہمدردی اور محبت کا اظہار کر کے اس رحمت کا علم بلند کیا تھا جو تم پر نازل ہونیوالی تھی۔ اور محض اب تم سے محبت رکھنے کے باعث ہندوستان آرہا ہے ورنہ اسے کیا غرض پڑی ہے کہ اپنے باپ دادا کی روشن تجلاف لندن چھوڑ کر دہلی آئے۔ رحمت اور برکت اور سعادت تمہارے گھر چل کر آتی ہے اور تم اسے دھکا دیکر باہر نکالنا چاہتے ہو۔ لعنت ہے تم پر اور تمہاری اوقات پر۔ تم پر خدا کی پھٹکار پڑے گی اور تم دنیا و عقبیٰ دونوں میں رسوا ہوگے" (ایضاً)

ہٹ دھرمی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے انگریزوں کے بادشاہ کو اولی الامر، ظل اللہ، نجات دہندہ قرار دینے والے، اسے مجسم رحمت، برکت اور سعادت سمجھنے والے اور اس کے بالمقابل انگریزوں کے خلاف آواز اٹھانیوالوں کو "پاجی، خبیث، اور لعنتی" کے الفاظ سے یاد کرنیوالے اور ان کی سرگرمیوں کو شیطانی سازشوں کا نام دینے والے "ظفر الملت والدین حضرت مولانا" ظفر علیخاں اور ان کے پسر دراج آج سینے پر ہاتھ مار مار کر کہہ رہے ہیں کہ انگریز کے خلاف سب سے پہلے ہم نے آواز اٹھائی تھی۔ اگر بقول زمیندار سب سے پہلے انگریزوں کے خلاف زمیندار ہی نے آواز اٹھائی تھی۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ "مولانا" کی قلم درحمت رقم سے یہ "فتویٰ" کس کے حق میں صادر ہوا تھا؟ اگر غیروں کے حق میں صادر ہوا تھا تو زمیندار کا اولیت کا مزعومہ فخر ختم شد۔ لیکن اگر وہ "اولیت کا فخر" اپنے لئے اور اسے برقرار رکھنے پر مصر ہے تو پھر اسکا کیا علاج ہوگا کہ وہ خود اور اس کے ممدوح مولانا کے اپنے ہی "فتوے" کی زد میں آئے بغیر نہ رہیں گے ع

غرض دوگونہ عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

الغرض "مولانا" ظفر علیخاں کی "انگریز پرستی" کے لئے زمیندار نے جتنے بہانے اور عذر تراشے

(باقی ص۸ پر)

پاکستان ریلویز سروس کمیشن لاہور

نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے لئے ۲۳ دسمبر ۱۹۵۲ء تک مندرجہ ذیل آسامیوں کے پُر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان آسامیوں کا ایک فیصدی، سات فیصدی، اور دس فی صدی، اچھوتوں۔ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے قبائلی علاقوں (جس میں صوبۂ مذکور کی ریاستیں مثلاً امب۔ سوات۔ دیر اور چترال بھی شامل ہیں) بلوچستان کے باشندوں (جن میں صوبۂ مذکور کی ریاستیں مثلاً قلات۔ لاس بیلہ۔ خاران اور مکران شامل ہیں) کے لئے مخصوص کر کے وقف کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	عہدہ	خالی آسامیوں کی تعداد	تنخواہ
(۱)	چارج مین الیکٹرک	۴ ٭٭	٭ ماہوار ابتدائی تنخواہ ۱۸۵ روپے سکیل ۱۸۵-۱۰-۱۹۵-۱۵-۳۰۰
(۲)	اسسٹنٹ چارج مین الیکٹرک	۶ ٭٭	٭ ماہوار ابتدائی تنخواہ ۱۲۵ روپے سکیل ۱۲۵-۱۰-۲۲۵ روپے

٭ تنخواہ کے علاوہ مہنگائی الاؤنس اور اس ریلوے کے منظور شدہ قوانین کے مطابق دوسرے الاؤنسز بھی ہیں۔

٭٭ مذکورہ بالا آسامیوں کو پُر کرنے کے علاوہ ان ہر دو مدات میں آسامیوں کی تعداد کے برابر مزید امیدواروں کے نام بھی آئندہ ملازمت کے لئے درج فہرست کئے جائیں گے

درخواستیں مجوزہ فارم پر آنی چاہئیں۔ فارم کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ اور یہ نورتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اچھوتوں اور مندرجہ بالا قبائلی افراد اور باشندوں کے لئے اس کی قیمت صرف چار آنے ہے اور یہ درخواستیں اپنے اپنے متعلقہ دفاتر روزگار (Employment Exchange concerned) کے توسط سے صاحب چیئرمین پاکستان ریلویز سروس کمیشن ۳۴ ایچ ٹی روڈ لاہور کے نام آنی چاہئیں۔ گورنمنٹ ملازمین اور وہ درخواست کنندگان جو پاکستان سے ملحق کسی ریاست میں ملازم ہیں۔ اپنی درخواست اپنے اپنے محکمے یا افسران متعلقہ کی وساطت سے بھیجیں۔

تعلیمی معیار و درجۂ استعداد: "چارج مین الیکٹرک" کی آسامی کے امیدواروں کی تعلیمی استطاعت مندرجہ ذیل علمی مدارج میں سے کسی ایک کے مطابق ہونی چاہیے۔ (۱) پنجاب انجینئرنگ کالج اینڈ ٹیکنولوجی لاہور سے "اے کلاس" ڈپلوما حاصل کئے ہوئے ہوں یا

مندرجہ ذیل علمی اداروں میں سے کسی ایک کی درسگاہ کا "الیکٹرک انجینئرنگ میں ڈپلوما یا ڈگری حاصل کئے ہوئے ہوں۔ (ا) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (ب) سائنس انسٹی ٹیوٹ بنگلور۔ (ج) گورنمنٹ انجینئرنگ کالج سبلی پور بنگال (د) وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی انسٹی ٹیوٹ بمبئی۔ (ہ) ہندو یونیورسٹی بنارس۔

تعلیمی معیار و درجۂ استعداد برائے اسسٹنٹ چارج مین الیکٹرک

امیدوار پنجاب انجینئرنگ کالج اینڈ ٹیکنولوجی لاہور سے "بی کلاس" ڈپلوما حاصل کئے ہوئے ہوں۔ یا مندرجہ بالا پانچ علمی اداروں میں سے کسی ایک کی درسگاہ کا الیکٹرک انجینئرنگ میں ڈپلوما حاصل کئے ہوں۔

مندرجہ بالا قابلیتوں کے علاوہ وہ امیدوار جو الیکٹرک انجینئرنگ لائن میں ہم پلہ۔ انسٹی ٹیوٹ اور تجربہ کے علاوہ علمی اور عملی لحاظ سے ایک معتدبہ حیثیت کے حامل ہوں گے۔ اور جنہوں نے کسی انجینئرنگ ورکشاپ میں کم از کم دو سال عملی تربیت حاصل کی ہو گی۔ انہیں دوسرے امیدواروں پر ترجیح دی جائیگی۔

وہ امیدوار جو برقی مشینوں اور ان کے تار و پود (الیکٹرک انسٹولیشنز) کی خبر گیری اور ان کے دیکھ بھال کے تجربہ میں دستگاہ رکھتے ہوں گے ان کی یہ قابلیت آسامیاں ہذا کے انتخاب کے لئے جلب توجہ کا موجب ہو گی۔

وہ امیدوار جنہوں نے میٹرک کے امتحان کے درجہ تک تعلیم حاصل کی ہو گی۔ اور نیز جو الیکٹرک کے کام میں علمی اور عملی حیثیت ہر دو میں نمایاں درجہ قابلیت کے مظہر ہوں گے۔ ان کی استعداد کے پیش نظر اسسٹنٹ چارج مین کی آسامی کے لئے غور کیا جائیگا۔ درخواست کنندگان کو اس استعداد کے جائزہ سے پہلے جو بالمشافہ سوال و جواب پر مشتمل ہو گی۔ ایک تحریری امتحان بھی جو ان کی ٹیکنیکل قابلیت کے اندازہ کے لئے ہو گا۔ پاس کرنا ہو گا۔ **عمر:۔** درخواست کنندگان کی عمر مورخہ یکم جنوری ۱۹۵۳ء کو ۲۱ اور ۳۵ سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ اچھوت امیدواروں کے لئے مقررہ عمر سے تین سال زیادہ عمر تک کی رعایت ہے قبائلی علاقوں کے امیدوار بھی اس رعایت کے مجاز ہیں۔ اس رعایت میں وہ امیدوار بھی شامل ہیں۔ جو اس علاقہ سے متعلق ہیں۔ جو پنجاب کے ضلع ڈیرہ غازیخاں سے علیحدہ کیا ہوا مشتہر ہوتا ہے۔ تفصیلات معلوم کرنے کے لئے اپنے قریبی دفتر روزگار (یعنی ایمپلوئمنٹ ایکسچینج) سے رابطہ پیدا کیجئے یا ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بمع اپنے مکمل پتہ کے سیکرٹری پاکستان ریلویز سروس کمیشن ۳۴ ایچ ٹی روڈ لاہور کے نام ارسال کریں۔

ایس۔ بی۔ حسین سیکرٹری

فٹ بال والی بال ٹورنامنٹ ربوہ

ربوہ ضلع جھنگ میں فٹ بال والی بال ٹورنامنٹ مورخہ ۵-۶-۷ دسمبر ۱۹۵۲ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ہو رہا ہے۔ جیتنے والی ٹیموں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ چیدہ چیدہ ٹیموں کی شمولیت کی امید ہے ٹیموں کی رہائش اور خوراک کی ذمہ داری ٹورنامنٹ کمیٹی پر ہے۔ بمقام شامل ہونے والے کھلاڑیوں سے درخواست ہے۔ کہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

فیس داخلہ دس روپے۔ اور دو ٹیموں کی صورت میں پندرہ روپے ہے۔ داخلہ کی آخری تاریخ ۴ دسمبر کی شام تک ہے۔

کوالیفائڈ ریفریوں کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی ربوہ)

نوٹس نارتھ ویسٹرن ریلوے

نیلام!

سوختنی لکڑی ایک ڈھیر جو لساڑے والا ریلوے سٹیشن پر پڑا ہے مورخہ ۱۷-۱۲-۵۲ کو دن کے ۱۰ بجے بذریعہ نیلام عام فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند موقع پر پہنچ کر فائدہ اٹھائیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

ہمیں اپنے اعمال و کردار سے بھی یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہیں

"عید میلاد النبیؐ" کے موقع پر جلسہ عام سے عزت مآب اسمٰعیل چندریگر کا خطاب

لاہور ۳؍دسمبر کل صبح "عید میلاد النبیؐ" کے موقع پر ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر نے قربانی و ایثار کا جذبہ پیدا کرنے اور باہم متحد ہو کر زندگی کے ان زریں اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ جن پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی زندگیوں میں جو انقلاب عظیم پیدا کیا وہ محض تعلیم کا ہی مرہون منت نہیں تھا۔ بلکہ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس تعلیم پر عمل کر کے دکھایا اور اس طرح ان کے سامنے خود اپنا نمونہ پیش کیا۔ پس آج اگر ہم اپنی کایا پلٹنا چاہتے ہیں۔ اور شاہراہ ترقی پر گامزن ہو کر اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو محض یہ کہنے سے کام نہیں چلے گا کہ ہمارے پاس تمام مشکلات حل کرنے کا بہترین نسخہ موجود ہے۔ اس کے لئے ہمیں خود عمل کرکے اور قربانی و ایثار سے کام لیتے ہوئے تکالیف اٹھا کر اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرنا ہوگی۔ یہ کام ایک دن یا چند روز میں نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ہمیں مسلسل کوشش کرنی چاہیئے۔ اور رفتہ رفتہ اپنے اعمال و کردار سے یہ ثابت کر دکھانا چاہیئے کہ ہم فی الحقیقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع ہیں۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پبلک جلسہ میں جو حکومت پنجاب کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا۔ گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر کے علاوہ حافظ کفایت حسین مولوی عبدالحامد بدایونی اور ایرانی سفارتخانے کے ڈاکٹر فریدانی نے بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر تقریریں کیں۔ مولوی عبدالحامد بدایونی نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان خاتمیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر رسالت اور محبوبیت ختم کر دی گئی اور اس طرح ختم مرتبت آپؐ کا مقام قرار پایا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ محبوبوں میں آپؐ جیسا محبوب نہ ملے گا۔ اور تمام رسولوں میں آپ جیسا رسول نہ ہوگا مولوی عبدالحامد بدایونی نے دوران تقریر میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان سے زیادہ حکومت پنجاب کے انتظامات اور "عید میلاد" منانے کے طریق پر کڑی نکتہ چینی کی اور ایسے انداز خطابت سے کام لیا جو عید میلاد النبیؐ کی تقریب سعید اور ایک عالم کے شایان شان نہیں تھا۔ ڈاکٹر فریدانی نے اپنی تقریر میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے سبق حاصل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے اتحاد و اتفاق پر بے حد زور دیا۔ نیز تفرقہ انگیزی کی ہلاکت آفرینی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو اس سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔

ایران سے عراق کا احتجاج

بغداد ۲؍دسمبر۔ حکومت عراق نے ایران سے احتجاج کیا ہے کہ علامہ کاشانی عراق کے ... سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں پچھلے ہفتے علامہ کاشانی نے عراقی عوام کے ساتھ اظہار ہمدردی کے طور پر ایک روزہ ہڑتال کرائی تھی۔ (اسٹار)

(بقیہ صفحہ ۶)

تھے وہ خود زمینداروں کے اپنے ہی الفاظ ... کی روشنی میں غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ البتہ انگریزوں کی اتنی مدح سرائی اور خوشامد کے باوجود زمیندار میں کہیں کہیں انگریزوں کے خلاف بھی عبارتیں ملتی ہیں۔ سو گرگٹ کا سا یہ بیا رنگ بھی خالی از علت نہیں ہے۔ اس کے پس پردہ جو سیاسی و ملی مصلحتیں کارفرما تھیں۔ ان پر انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالی جائے گی۔ جس سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو جائے گا کہ "مولانا" ظفر علیخاں اور ان کے فرزند مولانا اختر علی خاں پر وہی مثل صادق آتی ہے ؎

نہ ان کی دشمنی اچھی نہ ان کی دوستی اچھی

(مسعود احمد)

بے کے نام فرانسیسی مراسلہ میں درشت لہجہ استعمال کیا گیا ہے

پیرس ۲؍دسمبر۔ بے آف طونس کے نام تازہ ترین فرانسیسی مراسلے کے درشت لہجہ سے مقامی سیاسی حلقوں کو بہت زیادہ حیرت ہوئی ہے۔ اس مراسلہ میں بے کی اس رپورٹ کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ جو انہوں نے ستمبر میں ... کی کمیٹی سے تیار کرا کے ارسال کی تھی۔ اب بے سے کہا گیا ہے کہ وہ حکومت فرانس کے ساتھ اصلاحات کے متعلق کچھ گفت و شنید کریں۔

عام طور پر خیال تھا۔ کہ مسٹر پینے اس وقت تک طونس کے مسئلہ کے متعلق کوئی اقدام نہیں کریں گے جب تک کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سارے شمالی افریقہ کے مسئلہ پر بحث ختم نہ کر لے۔ (اسٹار)

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ بے اس مراسلہ کا مبہم سا جواب دیں گے تاکہ اقوام متحدہ کی بحث کے نتیجہ کا انتظار کر سکیں۔ (اسٹار)

کشمیر کے متعلق خواجہ ناظم الدین کی برطانوی وزیر خارجہ سے گفت و شنید

لنڈن ۲؍دسمبر مسٹر ایڈن کی طرف سے وزیر اعظم پاکستان کے اعزاز میں دوپہر کے کھانے کی دعوت سے قبل برطانوی وزیر خارجہ کو دولت مشترکہ کی کانفرنس کے سلسلہ میں کشمیر کے متعلق پاکستانی اخبارات کے ... سے پوری طرح آگاہ کر دیا گیا تھا۔ لنڈن کے ہوائی مستقر پر پہنچتے وقت خواجہ ناظم الدین نے بتایا تھا کہ وہ کانفرنس سے باہر مسئلہ کشمیر کے متعلق گفت و شنید کا موقع تلاش کریں گے۔

خواجہ ناظم الدین کی دلیل یہ ہے کہ بھارت کے ساتھ اس طویل جھگڑے کی بناء پر جو زبردست مالی بوجھ پڑ رہا ہے۔ اس کے باعث پاکستان کی ترقی پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ اسی طرح بھارت کی اپنی ترقی اور دولت مشترکہ کی ترقی میں اس کے راستے میں بھی رکاوٹیں کھڑی ہیں۔

دولت مشترکہ کی اقتصادیات کا اجتماعی جائزہ لیتے وقت کشمیر کے مسئلہ کو محض سیاست دانوں پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ بلکہ یہ تصور کرنا لازمی ہے کہ سارے سٹرلنگ علاقوں کے اقتصادی ڈھانچے پر اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ (اسٹار)

کینیا کے گورنر جنرل ماؤ ماؤ کے متعلق نئی پالیسی کا اعلان کریں گے

نیروبی ۲؍دسمبر کینیا کے گورنر سر ایولین بارنگ ماؤ ماؤ کی دہشت انگیزی کے متعلق عنقریب حکومت کی جس نئی پالیسی کا اعلان کرنے والے ہیں اس پر ملک کے آئندہ سال کے بجٹ کے آٹھویں حصے کے برابر یعنی ۲۰۰,۰۰۰ پونڈ کے قریب خرچ آنے کا تخمینہ ہے اس نئی پالیسی کے تحت پولیس کے زبردست پہرے کیکیو کے علاقوں میں مناسب گشت لگاتے اور امن و امان قائم کرنے کے دیگر اقدامات کئے جائیں گے۔ دریں اثناء موجودہ ہنگامی حالات بدستور تجارت وغیرہ پر مہلک اثرات ڈال رہے ہیں۔

نیروبی سے بالخصوص ہندوستانی تاجر کیکیو کے علاقوں میں سامان تجارت بھیجنے پر تیار نہیں ہوتے اس لئے ادھار اور قرضہ وغیرہ دینے اور لینے والوں کے زبردست نقصانات اٹھانے کے باعث کئی صنعتیں ... میں بہت ... (اسٹار)

مہاجرین سے قرضے کی رقوم واپس نہیں ملتیں

(سندھ) ۲؍دسمبر۔ مہاجرین کی بحالیات اور آبادکاری کارپوریشن کی طرف سے ... مہاجر تاجروں، کاریگروں اور صناعوں کو آسان شرطوں پر ... روپے کے قریب قرضے دیئے ہوئے ہیں لیکن کارپوریشن ... قرضے وصول کرنے میں بہت زیادہ دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

کارپوریشن کے ایک عہدیدار نے "اسٹار" کو بتایا کہ مشکل سے ۳۰ فیصدی قرضدار اپنے واجبات ادا کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

سندھ کے پرائمری اساتذہ کی اپیل

حیدرآباد (سندھ) ۲؍دسمبر ... پرائمری ٹیچرز ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر ... نے یہاں اپنے ایک بیان میں حکومت سندھ کے ... پر افسوس کا اظہار کیا کہ تنخواہوں کی شرح ... کے متعلق اساتذہ کے مطالبے کی بابت ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا

انہوں نے سندھ کے گورنر میاں امین الدین سے اپیل کی کہ پرائمری اساتذہ کے منصفانہ اور جائز مطالبات کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور اس طرح ان کی بے چینی کو ختم کیا جائے۔ (اسٹار)

عراقی سفیر رخصت پر روانہ ہو گئے

کراچی ۲؍دسمبر ... عراقی ناظم الامور السید منیر رشید بغدادی ... "دریا" نامی جہاز پر سوار ہو کر بصرہ روانہ ہو گئے ہیں۔ مسٹر رشید تین سال سے کراچی میں تھے ... پاکستانیوں اور اپنے دیگر سفارتی ساتھیوں میں ... زیادہ مقبول تھے روانگی کے وقت ان کے ... اور مداحوں کی بہت بڑی تعداد نے آ کر ... معلوم ہوا ہے کہ ان کی رخصت ... کے بعد حکومت عراق انہیں کسی اور ملک عہدے پر متعین کرے گی۔ (اسٹار)

یہودی فوجیوں کی گرفتاری

بیروت ۲؍دسمبر پولیس نے بیروت ... کو لبنان کے ساحل پر آٹھ اسرائیلی فوجیوں کو گرفتار ... یہ فوجی مسلح تھے اور انہیں لبنانی فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے ان کا بیان ہے کہ وہ حیفا کے قریب ... سفر کر رہے تھے کہ طوفانی ہواؤں نے انہیں لبنانی ساحل کی جانب دھکیل دیا۔ (اسٹار)